## سوال

(169)جنازے میں تاخیر

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا رشتہ داروں کے انتظار میں جنازہ میں دیر کی جا سکتی ہے کیونکہ ہمارے ہاں یہ رواج ہے کہ باہر سے آنے والے رشتہ داروں کی وجہ سے جنازہ پڑھنے میں بہت دیر کی جاتی ہے، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مرنے والے کے متعلق شرعی حکم یہ ہے کہ اس کی تجہیز و تکفین اور تدفین میں دیر نہ کی جائے بلکہ جلدی کی جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''جنازہ میں جلدی کرو، میت اگر نیک ہے تو اسے خیر کی طرف لے جا رہے ہو اور میت اگر اس کے سوا کچھ اور ہے تو تم شر کو اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو۔'' [1]

اس حدیث کی بنا پر رشتہ داروں کے انتظار میں جنازہ میں دیر نہیں کرنی چاہیے البتہ ایک دو گھنٹے تک انتظار کرنے میں چنداں قباحت نہیں۔ ہمارا رجحان یہی ہے کہ میت کی تدفین میں جلدی کی جائے اور اگر بعض رشتہ دار دیر سے پہنچتے ہیں تو وہ میت کی قبر پر جنازہ پڑھ سکتے ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں جھاڑو دینے والے مردیا عورت کی نماز جنازہ قبر پر جا کر پڑھی تھی، جسے دفن کر دیا گیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع نہیں دی گئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اس کی قبر بتاؤ۔'' [2]

چنانچہ صحابہ کرام نے اس کی قبر کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قبر پر جا کر نماز جنازہ ادا کی۔ اس حدیث کی بناء پر رشتہ داروں کے انتظار میں جنازہ میں دیر نہ کی جائے اگر وہ دیر سے آتے ہیں تو وہ اس کی قبر پر جا کر نماز جنازہ پڑھ لیں۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح البخاري، الجنائز: ١٣١٥۔

[2] صحیح مسلم، الجنائز: ٩٥٦۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:170

محدث فتویٰ